بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آرکائیو049 تاریخ: ۳۰ اگست ۲۰۲۶ء

سوال

کسی کے لیے عمرہ کرنا ہو تو کیا ایک ہی عمرہ کئی لوگوں کے لیے کر سکتے ہیں؟

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — ایک وقت میں ایک عمرہ صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ادا ہو سکتا ہے؛ ایک احرام میں دو یا زائد افراد (والدین دونوں یا متعدد مرحومین) کی نیابت کی نیت نہ درست ہے نہ سب کی طرف سے کفایت کرے گی۔

1۔ حج و عمرہ بدنی عبادات ہیں؛ اصل خود ادا کرنا ہے۔ عذر (وفات / شدید بڑھاپا / مرض) پر نیابت کی رخصت نص کے مطابق ایک وقت میں ایک ہی شخص کے لیے ہے — دلیل: حدیثِ شبرمہ: «لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ» کہنے والے کو آپ ﷺ نے پہلے اپنا حج ادا کرنے کا حکم دیا، پھر ایک ہی شخص (شبرمہ) کی طرف سے توثیق فرمائی (سنن ابی داؤد: 1811، ابن ماجہ)۔

2۔ اللجنۃ الدائمہ، ابن باز و ابن عثیمین رحمہم اللہ کا متفقہ فتویٰ: ایک عمرہ صرف ایک انسان کی طرف سے؛ دو یا زیادہ کی نیت کر لی تو نیت لغو اور عمرہ کسی کی طرف سے بھی نیابت شمار نہیں ہو گا بلکہ ادا کرنے والے کا اپنا ہو گا۔

3۔ متعدد کو فائدہ پہنچانے کے مسنون طریقے: (الف) عمرے کے تمام ارکان میں دعاؤں میں سب (والدین، مرحومین، تمام مسلمان) کو شامل کرنا — اجر سب کو پہنچتا ہے؛ (ب) الگ الگ عمرہ: پہلا عمرہ مکمل کر کے احرام کھولیں، پھر حرم کی حدود سے باہر میقات (مسجدِ عائشہ / تنعیم) سے نیا احرام باندھ کر دوسرے شخص کے لیے مستقل عمرہ کریں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512